سوال

(296) نکاح کے وقت کلمہ کو شرائط نکاح کا نام دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نکاح کے وقت کلمے پڑھائے جاتے ہیں اور اسے شرائط نکاح کا نام دیا جاتا ہے قرآن وحدیث کی رو سے اس کی کیا حیثیت ہے۔ اور اگر کسی کا نکاح ان کے بغیر پڑھا دیا گیا تو کیا نکاح درست ہے نکاح کے وقت نکاح خواں لڑکی کے پاس جا کر ایجاب وقبول کراتا ہے کیا عورت کا ولی ایجاب وقبول نہیں کرا سکتا۔ نیز بتائیں کہ نکاح میں گواہوں کی تعداد کیا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں ان سوالات کا جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کے وقت ایمان مجمل، ایمان مفصل، کلمۂ طیب، کلمۂ شہادت، کلمۂ تمجید، کلمۂ توحید، کلمۂ استغفار اور کلمۂ رد کفر وغیرہ کی تلقین کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے، بلکہ اس طرح کے ایمان وکلمات کا وجود ہی محل نظر ہے۔ چہ جائیکہ انہیں نکاح کے موقع پر پڑھایا جائے۔ نکاح صرف ایجاب وقبول کا نام ہے۔ عورت کی رضامندی ولی کی اجازت، حق مہر اور دو گواہوں کی موجودگی، نکاح کی شرائط ہیں، جن کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا، اس بنا پر اگر کسی کا نکاح ان کلمات کے پڑھائے بغیر کر دیا جاتا ہے تو اس کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ ہمارے نزدیک نکاح کے وقت دولہا اور دلہن کو ان چھ کلمات کی تلقین بدعت سیئہ ہے ان کے پڑھنے پڑھانے سے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہمارے ہاں نکاح کے وقت بہت سی غلط رسومات ادا کی جاتی ہیں، ان میں بدترین رسم یہ ہے کہ نکاح خواں جو محرم نہیں ہوتا لڑکی کے پاس جاتا ہے اور ایجاب کا فریضہ سرانجام دیتا ہے، حالانکہ یہ کام اس کے محرم رشتہ داروں کے کرنے کا ہے۔ نکاح کی پیشکش کرنے کے لئے ابتدائی کلام کو ایجاب کہا جاتا ہے جو عام طور پر عورت کی طرف سے ہوتا ہے یا عورت کی طرف سے اس کا سرپرست ادا کرتا ہے یا نکاح خواں ان کا نمایندہ بن کر ایجاب کے کلمات کہتا ہے اس پیشکش کو منظور کرنے کے لئے جو کلام کی جاتی ہے اسے قبول کہا جاتا ہے اور قبول کا فریضہ خود دولہا سرانجام دیتا ہے۔ یہی ایجاب وقبول نکاح کا ستون ہے، یہ ایجاب وقبول اصالتاً اور وکالتاً دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے، البتہ یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ نکاح خواں لڑکی کے پاس جائے اور اس سے نکاح کی پیشکش کرنے کے اختیارات حاصل کرے، یہ کام لڑکی کا باپ، چچا، بھائی یا اور کوئی محرم رشتہ دار سرانجام دے۔ نکاح کے لئے کم از کم دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے جو مسلمان عاقل اور بالغ ہوں، پھر ان گواہوں کے لئے طرفین کے ایجاب وقبول کی سماعت ضروری ہے۔ صرف ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح منعقد نہیں ہوتا، اگر گواہوں نے صرف ایک فریق کا کلام (ایجاب یا قبول) سنا یا ایک گواہ نے ایک کا اور دوسرے نے دوسرے کا تو اس طرح بھی نکاح نہیں ہو گا، یعنی یہ امر لازم ہے کہ دونوں گواہ ایجاب وقبول کے وقت موجود رہیں اور اپنے کانوں سے ایجاب وقبول کی سماعت کریں۔ یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ شہادت، نکاح کے لئے شرط ہے۔ حدیث میں ہے کہ سرپرست اور دو دیانتدار گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ [بیہقی، ص: ۱۲۵، ج ۷]

البتہ اس میں اختلاف ہے کہ شہادت کی یہ شرط صحت نکاح کے لئے ہے یا تکمیل نکاح کے لئے ہمارے نزدیک صحت نکاح کے لئے شہادت بنیادی شرط ہے، چنانچہ اس وقت تک نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا جب تک کہ ایجاب وقبول کے وقت گواہ موجود نہ ہوں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کی صراحت کی ہے۔ (ترمذی، النکاح، حدیث نمبر: ۱۱۰۳)[واللہ اعلم
[

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:312